سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۰

۹۲/۸۶ء

العطایا النبویة
فی
الفتاوی الرضویة

جلد ششم

مصنفہ
مجدد دین وملت
اعلیحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

بفیض
تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیحضرت
حضور مفتی اعظم علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفی رضا خان قادری نوری رضی اللہ تعالی عنہ

ناشر
رضا اکیڈمی بمبئی
۱۳۰ ارعلی عمر اسٹریٹ، بمبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ـــــــــ (۷۰)

نام کتاب ـــــــ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد ششم

تصنیف لطیف ـــــــ سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ

سنِ طباعت ـــــــ ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ / اگست ۱۹۹۴ء

ناشر ـــــــ رضا اکیڈمی بمبئی ۳

مطبوعہ ـــــــ رضا آفسیٹ بمبئی ۳

سول ایجنٹ

نیو سلور بک ایجنسی

۱۴ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

ٹیلیفون: ۳۷۱۸۹۷۰ / ۳۷۱۵۸۶۸

Rs. 220/-

اہل سنت وجماعت بریلی سے طلب کیجئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از شہر بریلی مرسلہ شوکت علی صاحب فاروقی ۲۰ شوال ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کفار کے قسم کے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے اور صحبت کون سے کفار کی سب سے زیادہ مضر ہے، بینوا توجروا۔

الجواب اللہ عزوجل ہر قسم کفر وکفار سے بچائے، کافر دو قسم ہے، اصلی ومرتد، اصلی وہ کہ شروع سے کافر اور کلمۂ اسلام کا منکر ہے، یہ دو قسم ہے مجاہر ومنافق، مجاہر وہ کہ علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو اور منافق وہ کہ بظاہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہو، یہ قسم حکم آخرت میں سب اقسام سے بدتر ہے، ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار، بیشک منافقین سب سے نیچے طبقہ دوزخ میں ہیں، کافر مجاہر چار قسم ہے، اول دہریہ کہ خدا ہی کا منکر ہے، دوم مشرک کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود یا واجب الوجود جانتا ہے، جیسے ہندو بت پرست کہ بتوں کو واجب الوجود تو نہیں مگر معبود مانتے ہیں اور آریہ کہ روح و مادہ کو معبود تو نہیں، مگر قدیم وغیر مخلوق جانتے ہیں دونوں مشرک ہیں اور آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل ہے، سوم مجوسی آتش پرست، چہارم کتابی یہود ونصاری کہ دہریہ نہ ہوں، ان میں اول تین قسم کا ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل ہے اور قسم چہارم کی عورت سے نکاح ہو جائے گا، اگرچہ ممنوع وگناہ ہے، کافر مرتد وہ کہ کلمہ گو ہو کر کفر کرے اس کی بھی دو قسمیں ہیں، مجاہر ومنافق۔ مرتد مجاہر وہ کہ پہلے مسلمان تھا پھر علانیہ اسلام سے پھر گیا کلمۂ اسلام کا منکر ہو گیا چاہے دہریہ ہو جائے یا مشرک یا مجوسی یا کتابی کچھ بھی ہو، مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں کسی شے کا منکر ہے، جیسے آجکل کے وہابی، رافضی قادیانی، نیچری، چکڑالوی، جھوٹے صوفی کہ شریعت پر ہنستے ہیں، حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے، اس سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا، اس کا نکاح کسی مسلم کافر مرتد اس کے ہم مذہب یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا، جس سے ہوگا محض زنا ہوگا، مرتد مرد ہو خواہ عورت، مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے، یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے خصوصاً وہابیہ، خصوصاً دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خاص اہل سنت کہتے، حنفی بنتے، چشتی نقشبندی بنتے، نماز روزہ ہمارا سا کرتے، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے اور اللہ و رسول کو گالیاں دیتے ہیں، یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں، ہوشیار خبردار! مسلمانو! اپنا دین بچائے ہوئے، فاللہ خیر حفظا وھو ارحم الراحمین، واللہ تعالیٰ اعلم۔

رسالۃ المبین ختم النبیین
۱۳۲۶ھ

مسئلہ از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مرسلہ مولوی ابو طاہر نبی بخش صاحب ۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　حامدا ومصلیا ومسلما،

الجواب صورت مستفسرہ میں وہ کافر ہے اور وہ مولویوں پر افترا کرتا ہے، کوئی مولوی ایسا نہیں کہہ سکتا اور اگر کسی نام کے مولوی نے مرض سے شفا کے واسطے غیر خدا کی پوجا جائز کردی ہو تو وہ بھی کافر ہے اور یہ شخص جب کہ تین بار ایسا کرچکا اب مسلمان اسے ہرگز نہ ملائیں اگرچہ توبہ ظاہر کرے کہ وہ جھوٹا ہے اور فریب دیتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے، ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم واولٰئک ھم الضالون، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ از کٹک محلہ بخشی بازار مرسلہ ولی محمد صاحب ۹ ربیع الاول شریف ۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین، اس مسئلہ میں مولوی اجابت اللہ بنگالی چاٹگامی نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس میں اللہ کے سوا اپنے پیر کو سجدہ کرنے کو جائز سمجھتا ہے اور اس کے دلائل میں کئی اوراق سیاہ فرمائے ہیں اور علمائے اہل حدیث کو نسبت دی ہے، فرقہ اسماعیلیہ سے اور ان کو گمراہ کہا ہے اور علمائے دیوبند کو اسی فرقہ سے شمار کیا ہے اور اپنے گمان میں اس سجدہ کو قرآن شریف سے مدلل کیا ہے اور جس حدیث سے سجدہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، اس کو بے اصل سمجھتا اور کہتا ہے کہ احادیث آحاد قرآن کو منسوخ نہیں کرسکتی اور حدیث ابو داؤد کو جس میں سجدہ کی ممانعت ہے اس کو بھی اسی قسم سے سمجھتا ہے اور سجدہ کی دو قسمیں ٹھہراتا ہے، تحیت اور تعبدی، تحیت کو جائز سمجھتا ہے اور تعبدی کو منع کرتا ہے، مولانا اسحاق صاحب کلکتہ مدرسہ عالیہ میں مدرس ہیں جو شروع میں مدرسہ کانپور میں بھی تعلیم دیتے تھے، انھوں نے سجدہ کی ممانعت کے بارے میں کچھ لکھا تھا، ان کو یہ شخص گمراہ اور گمراہ کنندہ کہتا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے فتوے سے سجدہ کو جائز ثابت کرتا ہے، اور درمختار کو بے اصل ثابت کرتا ہے، کیونکہ چھٹے طبقہ کی کتاب ہے، امام فخرالدین رازی کے حوالہ سے اس رسالہ کو لکھا ہے اور کہتا ہے کہ تفسیر کبیر کی پہلی جلد میں سجدہ کرنا اللہ کے سوا دوسرے کو جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص جو خدا کے سوا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز سمجھے تو ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان،

الجواب غیر خدا کو سجدۂ تحیت کا جائز کرنے والا ہرگز کافر نہیں اور اب جو اہل حدیث کہلاتے ہیں، ضرور اسماعیلی و گمراہ ہیں، اور دیوبندیہ ان سے گمراہ تر صریح مرتدین ہیں علمائے حرمین شریفین نے ان کی نسبت تصریح فرمائی کہ من شک فی کفرہ فقد کفر جو ان کے اقوال پر مطلع ہوکر انھیں کافر نہ جانے بلکہ ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے، دربارہ سجدہ حق و تحقیق ہے کہ غیر خدا کو سجدۂ عبادت کفر اور سجدۂ تحیت حرام، کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے اور آج کوئی مجتہد نہیں کہ متفق علیہ ارشادات ائمہ کے خلاف دلیل سے مسئلہ نکالنا چاہئے افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں، واللہ الہادی، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ از شہر بریلی مدرسہ منظر الاسلام، مسئولہ مولوی حشمت علی صاحب ۱۶ ربیع الآخر ۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم کرتا ہے، لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا، دریافت کرنے پر کہا کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے، لیکن دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے، کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں، کفر قولی، کفر فعلی، کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندیوں نے توہین خدا اور رسول (جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کی اور کفر فعلی یہ کہ جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنار باندھنا بت کو سجدہ کرنا وغیرہ، اب دیکھئے

اللہ تعالٰی فرماتا ہے، فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ۔ قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث وآیات نہ طے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت بھی دل میں نہ رہے، اب بتائیے ہم لوگ اپنے مقدمات کو بجائے آیات واحادیث کے انگریزی قوانین سے طے کراتے ہیں تو ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرمارہی ہے، جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں انتہی کلامہ۔ اب استفتاء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔

الجواب جو مدعی حق پر ہیں وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ مجبور ہی ہے جوابدہی نہ کرے تو یکطرفہ ڈگری ہوجائے ان دونوں فریق پر اگر آیہ کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں آج سے نہیں صدہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسروں کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یونہی جھوٹا مدعا علیہ مثلاً دوسرے کا دیا ہوا مال دینا نہیں چاہتا اور وہی مدد ان ذرائع کاذبہ سے لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے، آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق یا شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے یہ لوگ کافر ہیں، یہ نہ فقط مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے، رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح وعشا کی نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے، اس سے کافر نہیں ہوتا جب کہ دل سے احکام کو حق ونافع جانتا ہے ہاں اگر دل سے نماز کو بیگار اور روزے کو مفت کا فاقہ جانے تو ضرور کافر ہے، اگلی آیت کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے، قال اللہ تعالٰی ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منھم اگر ہم انھیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسے نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے، ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو ثابت ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجاآوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا کہ صحابہ کرام بھی بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے، ما فعلوہ الا قلیل منھم حالانکہ رب عزوجل جابجا ان کے سچے پکے مومن ہونے کی شہادت دیتا ہے یہاں تک کہ فرماتا ہے، ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون فضلا من اللہ ونعمتہ واللہ علیم حکیم۔ اے محبوب کے صحابیو اللہ نے تمھیں ایمان پیارا کردیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر وبے حکمی ونافرمانی تمھیں ناگوار کردی یہی لوگ راہ پر ہیں اللہ کا فضل اور اس کی نعمت اور اللہ جانتا ہے حکمت والا ہے، یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان وکمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادت ثواب کی بنا ہے، حدیث میں فرمایا، افضل العبادات احمزھا سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس پر زیادہ شاق ہو، بہرحال یہ شخص جو اپنے کفر کا مقر ہے قطعاً کافر ہے، فتاوی عالمگیری میں ہے، مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر منہ، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از ڈاکخانہ انگس جوٹ مل گورہٹی ضلع ہگلی اسکول انگس مسئولہ محمد سلیم خاں ماسٹر اسکول ۸ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے پیر کے لڑکے کو نبی زادہ لکھا کرتا ہے، اس کا اور جو لوگ اسے اچھا سمجھ کر خوش ہوتے ہیں ان کا شرع شریف میں کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

الجواب اگر اس کا مرشد سید ہے بایں معنی اسے نبی زادہ لکھتا ہے تو بجا ہے اور اگر وہ سید نہیں بلکہ مرشد کو نبی ٹھہرا کر اس کے لڑکے کو نبی زادہ لکھتا ہے تو وہ بھی کافر اور جتنے اس پر خوش ہوتے ہیں وہ بھی، وہو تعالٰی اعلم،

مسئلہ از پورولیا ضلع مان بھوم مسئولہ خلیفہ محمد جان ۸ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، اس مسئلہ میں کہ ۱۶ اپریل اور ۱۳ اپریل ۱۹۲۱ء میں جن مسلمانوں نے ہڑتال کی ہے اور جلسے میں شریک ہوئے ہیں ان پر ان کی بیبیاں حرام ہوئیں یا نہیں، بینوا توجروا

الجواب جس نے لوگوں کے مجبور کئے سے ہڑتال کی اس پر وہ الزام نہیں اگرچہ بلا مجبوری شرعی مجبور بن جانے کا الزام ہو، اور جس نے ایک طوفان بے تمیزی کی موافقت چاہی اس سے زائد کچھ نیت نہ تھی اس پر گناہ ہوا مگر وہ الزام اس پر نہیں اور جس نے کافر کا سوگ منانے اور حکم مشرک کی تعظیم بجالانے کے لئے ہڑتال کی اس پر تجدید اسلام پھر تجدید نکاح کا حکم ہے، لان تبجیل الکافر کفر کما فی الظہیریۃ والاشباہ والدرر وغیرہا من الاسفار الغر۔ وہو تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ محلہ اللہ داد پورہ مسئولہ حکیم صابر حسین صاحب ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جو شخص ہنود کے خوش کرنے کے واسطے اپنے مذہب اسلام کی پروا نہ کرے اور ان کے مذہب کی تائید کرے تو یہ شخص کس چیز کا مرتکب ہوگا، بینوا توجروا

الجواب جو شخص خوشنودی ہنود کے لئے دین اسلام کی پرواہ نہ کرے اور مذہب ہنود کی تائید کرے اگر یہ بات واقعی یوہیں ہے تو اس پر حکم کفر لازم ہونے میں کوئی شبہ نہیں، واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ از چک ۲۲۴ متصل لائل خانقاہ چشت دربار صابری مسئولہ مولوی نظام الدین صاحب ۲ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین، اس مسئلہ کے جواب میں کہ ایک نئی مسجد کے محراب کے دائیں طرف کاتب نے لکھا یا اللہ اور دوسری طرف یا محمد نقش کر دیا تو ایک غیر مقلد نے آکر کہا کہ یہ بت کیوں لکھا ہے اس کو مٹا دو معمار نے وہ مٹوا دیا اس کی اس حرکت سے مسلمان بہت رنجیدہ ہوئے اور پھر حضور کا نام مبارک لکھوا دیا، اس پر وہ غیر مقلد کہنے لگا کہ اگر گورو گوبند سنگھ کا نام لکھ دو یا کوئی بت کھڑا کر دو تو بہتر ہے، کیا اس شخص نے حضور کی بے ادبی کی ہے یا نہ اور اس دریدہ دہنی سے یہ مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ، بینوا توجروا،

الجواب لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، الا لعنۃ اللہ علی الظالمین الا لعنۃ اللہ

علی الظالمین الالعنۃ اللہ علی الظالمین، شخص مذکور کافر کافر مرتد مرتد ہے، من شک فی کفرہ فقد کفر جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے، مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام اس سے سلام وکلام حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام اسے اپنے پاس بیٹھنے دینا حرام بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام مرجائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دینا حرام اس کے جنازہ پر نماز حرام اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر جانا حرام قال اللہ تعالٰی و اما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظالمین وقال تعالٰی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وقال تعالٰی ولا تصل علٰی احد منھم مات ابدا ولا تقم علٰی قبرہ، مسلمان دیکھیں وہابیہ کو یہ دشمنی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اور پھر سادہ لوح ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، ایک یہ بات یاد رہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی اللہ وسلم کا نام پاک لے کر ندا نہ چاہئے بلکہ اس کی جگہ یارسول اللہ ہو اور دیوار پر کندہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آئینہ میں لکھ کر نصب کریں، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از دیوگڈھ میواڑ مرسلہ قاضی عبدالعزیز صاحب ۱۹ ربیع الآخر ۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین، اس مسئلہ میں کہ ایک گروہ نہ ہندو نہ مسلم دائم شارب الخمر مشرک سارق علانیہ ملکوں میں سیاحی کرکے نہ معلوم کس طرح سے فریب کرکے یا سرقہ کرکے ہزاروں روپوں کا سونا چاندی وزیورات وغیرہ لے آتے ہیں اور گیتا و بھاگوت پر عمل کرنے والے اور ہولی و دیوالی وگنگور وغیرہ کی پرستش کرنے والے جب نام لینا رام چندر بھگوت ہی کو پکارنا اور قسم بھی ان کی کھانا اسماء ولباس بھی اہل ہنود کا سا کلمہ جن کو یاد نہیں اسلام سے بالکل ناآشنا محض نکاح ونماز جنازہ کے پابند ہیں بعض اوقات سیاحی میں مردوں کو بھی آگ میں جلاتے ہیں اگر ان سے کہا جاتا ہے کہ طریقہ اسلام پر ہوجاؤ اور شرک وشراب سے اجتناب کرو تو کہتے ہیں کہ یہ ہم سے چھوٹ نہیں سکتے ہیں ہمارے آباء واجداد سے یہ طریقہ جاری ہے اور کلمہ پڑھنے سے پورا انکار ہے نکماحقہ اقرار برسوں سے ان کی راہ بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن یہ قوم اپنی حرکات ناشائستہ سے باز نہیں آتی، ایسی حالت میں ان مشرکوں، شرابخوروں، دزدوں کی نماز جنازہ ونکاح وغیرہ جائز ہے یا کیونکر، اسی طرح جو تھوڑے عرصہ میں کہیں سے سونا لے آتے ہیں اس روپئے کو مسجد کی تعمیر ومیلاد ومصرف کار خیر میں لگانا جائز ہے یا نہیں اور مسلمانوں کو یہ مال کیسا ہے، تو نکاح پڑھانے والا اور اس مال کا لینے والا گنہگار ہوگا یا نہیں بالتفصیل ارقام فرمائیں، رب العزت آقائے نامدار کو فی الدارین جزائے خیر عطا فرمائے،

الجواب یہ لوگ اگر باوصف ان حرکات کے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو مرتد ہیں ورنہ کافر مشرک، بہرحال ان سے شادی بیاہ حرام وزنا اور ان کے جنازہ کی نماز حرام قطعی اور ان سے کوئی برتاؤ مسلمانوں کا سا رکھنا حرام، رہا نکاح پڑھانا اگر پہلی صورت کے ہیں جب تو ان کا نکاح کسی سے ممکن ہی نہیں نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ اس کے ہم مذہب مرتد سے نہ ان کے مرد کا نہ عورت کا اور اگر دوسری صورت کے ہیں تو مسلمان عورت کا ان سے یا مسلمان مرد کا ایسی عورت سے نکاح باطل وحرام ہے، ان صورتوں میں نکاح پڑھانے والا زنا کا دلال ہے اور اگر وہ مرتد نہیں اصلی کافر ہیں تو ان کے عورت ومرد کا نکاح اگرچہ کسی کافر یا کافرہ سے ہوسکے مگر مسلمان کو اس کا پڑھانا نہ چاہئے وہ سونا کہ جلدی لے آتے ہیں اگر معلوم یا گمان غالب ہو کہ جبراً کر یا ٹھگ کر لاتے ہیں تو اس کا لینا بھی حرام اور اسے مسجد یا

میلاد مبارک یا کسی کار خیر میں صرف کرنا بھی حرام اور اس کا گمان غالب نہیں شک ہے تو بچنا بہتر اور لین اور لگائیں تو گناہ نہیں ،

قال محمد به ناخذ مالم نعرف شیئاً حراماً بعینه، ذخیرۃ ھندیہ ۔ واللہ تعالٰی اعلم ۔

مسئلہ از میرٹھ دفتر رسالہ خیال باز ار بزازہ مرسلہ حافظ سید ناظر حسین چشتی صابری عابدی وسید عزیز احمد چشتی صابری عابدی وشرف الدین احمد صوفی وارثی قادری رزاقی ۴ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک معتقد نے اپنے خواب و بیداری کا حال جو ذیل میں درج ہے لکھ کر تھانوی کے پاس بھیجا جس کا جواب انھوں نے رسالہ الامداد ماہ صفر ۳۶ھ میں حسب ذیل الفاظ میں دیا دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ جواب ان کا بموجب شرع شریف کہاں تک درست اور صحیح ہے ، نیز حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مسلک کے مطابق تھانوی صاحب کی نسبت حکم شرع شریف کا کیا صادر ہوا ہے ، **خلاصہ جواب** ۔ بجائے کلمہ طیبہ کے دوسرے جزکے یوں پڑھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نام نامی کی جگہ تھانوی کا نام لیتا ہوں ہر چند قصد کرتا ہوں لیکن یہی زبان سے نکلتا ہے بعد بیداری اس غلطی کی تلافی میں درود شریف پڑھنا چاہا تو اس میں بھی بے اختیار تھانوی کا نام زبان پر آجاتا ہے ، خلاصہ جواب خواب ۔ اس واقعہ میں تسلی ہے کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے ،

الجواب سیدی امام بوصیری قدس سرہ صاحب بردہ شریف ام القری میں فرماتے ہیں ، ما علی مثلہ بعد الخطاء دیوبندیوں کے کفر کا پانی ان کے سر سے اتر گیا ہے ، جس کا حال کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف سے ظاہر ہے ۔ یہ لوگ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شدید گالیاں دے چکے اور ان پر اب تک قائم ہیں ، ان علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق نام بنام ان سب کی تکفیر کی اور صاف فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ خود کافر پھر ایسوں کی کسی بات کی شکایت کیا ان کے بڑے قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں صاف لکھ دیا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا ، یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خاتمیت سے صاف انکار ہے اور آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی صریح تکذیب ہے پھر یہ لوگ اگر صاف صاف ادعائے نبوت و رسالت کریں تو ان سے کیا بعید ہے ، مسلمان ہوتا تو ایسی بات سن کر لرز جاتا اور اس کفر بکنے والے سے کہتا کہ خبیث مونہہ بند کر کفر نہ بک نہ کہ اور اسے تسلی دی اور اس کی رجسٹری کر دی ، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون واللہ تعالٰی اعلم ،

مسئلہ مسئولہ محمد خلیل الدین صاحب صدیقی بریلوی از کان پور امین گنج ۴۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ومفتیان شرع مبین ، اس مسئلہ میں کہ ایک مقلد شخص ایک آزاد شخص کی کہ جس کی توصیفات ذیل میں لکھی جاتی ہیں نماز میں اقتدا نہیں کرتا کیا بوجہ ترک اقتدا ایسے آزاد شخص کی یہ شخص مقلد قابل ملامت ہے بہ آشخص آزاد اپنے کو صدر العلماء اور شیخ الشیوخ مشہور کرتا ہے ، فلسفۂ قدیم وجدید سائنس وکمسٹری سنسکرت و انگریزی کا ماہر و استاذ ، بیرو شن

دیوث ہے اور ماں باپ کو فحش گالیاں جورو سے سن کر خاموش رہنے والا عاق ہے اور دیوث وعاق دونوں کو فرمایا کہ جنت میں نہ جائیں گے
۹ مغرب میں قصر کرنا نئی شریعت کا نکالنا اور اللہ تعالٰی پر افترا ہے، ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون، ۱۰
آیۃ الکرسی میں چند الفاظ کا بیچ میں سے چھوڑ جانا اگرچہ ایک مذہب پر مطلقاً مفسد نماز ہے جب کہ صرف آیۃ الکرسی ہی پڑھی ہو اور جب کوئی لفظ چھوٹ گیا آیت پوری نہ ہوئی، مذہب راجح میں بے فساد معنی فساد نماز نہیں اور واجب بھی ادا ہو جائے گا جب کہ باقی تین آیت کی قدر ہو مگر یہ مسئلہ کہ تین آیت کی قدر پڑھنے کے بعد کوئی غلطی مفسد نماز نہیں ہوتی محض باطل ہے ۱۱ یہ صراحۃً آیۂ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک ومنا منک کی تکذیب ہے اور آیت کی تکذیب کفر ہے ۱۲ اس قول میں کمال تکبر اور آیۂ کریمہ لقد استکبروا فی انفسہم وعتوا عتوا کبیرا میں داخل ہوتا ہے اور یہ کہ جو بیعت لیتا ہے میرے ہی لئے لیتا ہے در پردہ رسالت ونبوت یا کم از کم غوثیت عظمٰی کا ادعا ہے، بالجملہ افعال واقوال مذکورہ فسق وضلال وکفر میں دائر ہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے جو مسلمان اس کی اقتدا سے بچتا ہے وہ بہت اچھا کرتا ہے اس پر ملامت حق پر ملامت ہے جو اس کے پیچھے نماز پڑھے وہی مستحق ملامت بلکہ سزاوار عذاب شدید ہے، والعیاذ باللہ واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ از شہر پونہ گھوڑ پوڑی بازار متصل مسجد مکان ۲۷ بھولی بخش بالور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین، اس مسئلہ میں کہ ایک عورت ہے وہ پیشتر قوم چمار تھی، بعد میں مسلمان ہو کر ایک مرد مسلمان سے اس نے نکاح کرلیا اس کی پہلے اسی قوم میں شادی ہوچکی تھی، کیونکہ اس کے ایک لڑکا ہے اب وہ عورت اپنی قوم میں جانا چاہتی ہے اور اس کے خاندان کے لوگ اور اس کا بیٹا اس کو ورغلا رہے ہیں تو اپنی قوم میں آجا تجھکو اچھی طرح سے رکھیں گے اور وہ عورت میرے یہاں کھانا پکانے پر ملازم ہے اور وہ عورت بھی جانا چاہتی ہے تو اب ہم کو شرع شریف کیا حکم دیتی ہے کہ ہم کس طریقہ سے اس کو رکھیں اور اس کے اسلام میں تو کوئی ضعف نہیں ہے اور ہم کو ایسے کیسی امداد دینی چاہئے اور وہ میرے قبضہ میں بھی ہے اور اس کو ہم نے سمجھا سمجھا کر رکھا ہے ورنہ وہ اب تک اپنی قوم میں شریک ہوجاتی فقط۔

الجواب جب وہ کافروں میں جاملنا اور کافر ہونا چاہتی ہے تو وہ کافر ہوگئی جبراً روک رکھنے سے مسلمان نہیں ہوسکتی، ہاں اگر یہ سمجھا جائے کہ اس روکنے سے وہ خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اور پھر صدق دل سے مسلمان ہوجائے گی تو روکا جائے ورنہ دور کیا جائے، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از دو ڈاکخانہ خاص ضلع نینی تال مرسلہ عبداللہ ۸ رشعبان المعظم ۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ آدمی حضور کے عقائد کو بہت اچھا اور بہتر جانتے ہیں اور دیوبندی مولویوں کے عقائد کو بہت برا جانتے ہیں اور بڑے پکے سنت جماعت ہیں لیکن بسبب بے علمی اور نادانی کے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں حضور کی تحریروں سے اتنا شوق نہیں جو حق اور ناحق معلوم کریں ایا ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے یا نہیں اور اس مرض میں بہت مخلوق مبتلا ہے،

الجواب جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے،

اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین کرنیوالے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی لئے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر انھیں مسلمان جاننا درکنار ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ برے لوگ بدعقیدہ بدمذہب ہیں وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل و بیکار، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از بخشی بازار کٹک مرسلہ محمد عبدالرزاق صاحب ۱۲ رمضان ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم برابر ہے اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مغیبات عطیہ تھے خدا کے علم کے مقابلے میں حضرت کا علم کروڑہا سمندر کے مقابلہ کے ایک قطرہ سے بھی کم ہے اور شخص اول شخص دوم کو کافر و مشرک و وہابی جانتا ہے، خواہ عالم ہو یا جاہل ہم لوگوں نے یہ سنا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے برابر عالم نہیں ہے اور مجدد مائۃ حاضرہ آپ ہی ہیں اور شخص اول ایصال ثواب کو جو عوام الناس دن مقرر کرتے ہیں واجبات میں سے جانتے ہیں اور جو ایصال ثواب کو بلاتعین کرتا ہے اس کو خاطی کہتا ہے اور اہل سنت سے خارج، اور ایصال ثواب کے واسطے دن مقرر کرنے کو سنت سمجھتا ہے اور کہتا ہے مجدد مائۃ حاضرہ کا بھی یہی عقیدہ ہے، اس میں حق کیا ہے اور ان دونوں میں کون کافر ہے کون مسلمان۔

الجواب علم الٰہی سے مساوات کا دعوٰی بیشک باطل و مردود ہے مگر تکفیر اس پر بھی نہیں ہو سکتی جب کہ بعطائے الٰہی مانے اور بلاشبہہ حق یہی ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین و ملٰئکہ مقربین و اولین و آخرین کے مجموعہ علوم مل کر علم باری سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو ایک بوند کے کروڑویں حصہ کو کروڑوں سمندروں سے ہے اور ایصال ثواب کے لئے تعین تاریخ بلاشبہہ جائز ہے اور سنت سلمین یعنی ان کا طریقہ مسلوکہ ہے مگر اسے واجب جاننا باطل محض ہے یونہیں سرکار رسالت کی سنت سمجھنا، واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ از گڑھنگ لیچ ڈاکخانہ ضلع کوٹھا پور جامع مسجد مرسلہ آدم شاہ پیش امام ۱۴ رمضان ۱۳۳۸ھ

ایک خاندانی شخص آئین دین متین و قوانین شریعت کو قصداً و عمداً نہیں مانتا اور اپنے ہی قول و فعل پر ہٹ دھرمی کرتا ہو، یعنی قطعی جان بوجھ کر اپنی لڑکی کے حرام کی کمائی کھاتا ہو اور وضع حمل حرام ہونے تک اپنے گھر میں رکھ کر ہر قسم کا برتاؤ کرتا اور کسی کی نصیحت بھی نہ مانتا ہو ایسے موذی شخص کے بارے میں علمائے دین کس قسم کے برتاؤ کا حکم دیتے ہیں،

الجواب ایسا شخص سخت خبیث و مردود دیوث ہے بحکم حدیث اس پر جنت حرام ہے اور بحکم قرآن عظیم اس کے پاس بیٹھنا جائز نہیں، قال اللہ تعالٰی واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین، مسلمان ان سے یک لخت چھوڑ دیں اور اس سے سلام کلام میل جول سب ترک کر دیں، جب تک صدق دل سے توبہ نہ کرلے اس سے زیادہ یہاں کیا سزا ہو سکتی ہے واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ از سرائے چھپیلہ ضلع بلند شہر مرسلہ راحت اللہ صاحب امام مسجد جامع ۱۹ رمضان ۱۳۳۸ھ

زید کہتا ہے کہ سود کے معنی اور ہیں اور بیاج کے معنی اور ہم بہت نہیں لیتے ہیں اور کھلم کھلا سود کھاتا ہے اور اوروں کو کہتا ہے کہ تم سود کے معنی نہیں جانتے اور جائز کہتا ہے۔ اس کے اصرار پر شرع کا کیا حکم ہے۔

الجواب سود مطلقا حرام ہے بہت ہو یا تھوڑا قال اللہ تعالٰی حرم الربٰو۔ زید کا اسے حلال کہنا اس کی حلت پر اصرار کرنا موجب کفر ہے اس پر توبہ فرض ہے از سر نو مسلمان ہو پھر اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح جدید کرے اور اگر نہ مانے تو مسلمان اسے قطعًا چھوڑ دیں اس کے پاس بیٹھنا اٹھنا حرام ہے، قال اللہ تعالٰی و اما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظلمین۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از موضع پرتاب پور پرگنہ و ضلع بریلی مرسلہ محبوب عالم صاحب ۱۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مرید خاندان عالیہ مداریہ میں ہے اور نماز روزہ کا پابند ہے اور بصدق دل کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے، خدا کی حق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو برحق اور عقیدۂ اہل سنت والجماعت کا پابند ہے لہذا خدمت بابرکت میں مستدعی ہے کہ عند الشرع ایسا شخص مسلمان اور صاحب ایمان ہے یا نہیں

الجواب جب وہ اللہ و رسول کو برحق جانتا ہے اور تمام عقائد ایمانیہ کا سچے دل سے معتقد ہے اور کوئی قول یا فعل تکذیب یا توہین کا اس سے صادر نہیں ہوتا۔ جاہل مداریوں وغیرہم کی طرح شریعت کو لغو نہیں سمجھتا تو بیشک وہ مسلمان ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ مسئولہ آدم ابراہیم صاحب از کچھ انجار ضلع کچھ بھوج بوم پیر،

(۱) ایک شخص کہتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ فرض ہے محمد رسول اللہ واجب ہے کیونکہ قرآنی آیت سے تو پورا کلمہ ایک جگہ ثابت نہیں ہاں احادیث سے ضرور ثابت ہے، غلط ہے یا صحیح؟

(۲) ایک شخص کہتا ہے کہ ہم کو قرآن و حدیث سے ضرور نہیں تم آپ ہی اس کے ورق لوٹا کر و نماز تم ہی پڑھو سر نیچے اور چوتڑ اوپر کون کرے، ایسے لوگوں کو کیا کہنا اور بیعت ان سے کرنا کس طرح ہے، زعم یہ ہے کہ قرآن مولویوں نے بنایا ہے مولویوں کے قرآن کو نہ ماننا چاہئے،

(۳) ایک شخص برو ئے حلف یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں وہابی نہیں، اللہ کو ایک جانتا ہوں رسول اللہ کو نبی برحق اور اولیائے عظام کو برابر جانتا ہوں کرامت کا قائل ہوں حنفی مذہب کا پابند ہوں، جو لوگ پھر بھی اعتبار نہ کریں تو کیا کیا جاوے، قرآن اور اللہ پر یقین نہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے۔ بینوا توجروا۔

الجواب (۱) وہ شخص جھوٹ کہتا ہے، شریعت مطہرہ پر افترا کرتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دونوں کا ماننا ہر فرض سے اعظم فرض اور یکساں فرض ہے دونوں قرآن مجید میں ہیں یکجا نہ ہونے سے ایک کی فرضیت کیوں جاتی رہی بلکہ ان کی فرضیت تو قرآن مجید ماننے سے بھی مقدم ہے قرآن مجید کا ماننا ان کے ماننے پر موقوف ہے بلکہ ان میں بھی پہلا جملہ بغیر دوسرے جملہ کے بیکار ہے اور دوسرے جملہ کے ماننے میں پہلے کا ماننا خود آگیا صرف لا الٰہ الا اللہ سے مسلمان نہیں ہو سکتا اور صرف محمد رسول اللہ " سچے دل سے ماننا اسلام کے لئے

کافی ہے جو اسے مانے محال ہے کہ لا الہ الا اللہ نہ مانے، درمختار میں ہے، یلقن بذکر الشہادتین لان الاولی لاتقبل بدون الثانیۃ یہ کہنے والا اگر فرق فرض و واجب سے غافل ہے یونہیں سنی سنائی اتنا جانا ہے کہ فرض کا مرتبہ زیادہ ہے جب تو اسی قدر حکم ہے کہ کذاب ہے بیباک ہے، شریعت پر مفتری ہے، مستحق عذاب نار ہے اس پر توبہ فرض ہے اور اگر فرق جان کر کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ کا ماننا یقینی لازم نہیں صرف ظنی ہے تو قطعاً کافر مرتد ہے،

۲۔ اس میں تین الفاظ ملعونہ اور تینوں کفر خالص ہے کافر مرتد کے ہاتھ پر بیعت کیا معنی جو ان اقوال پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے بزازیہ ومجمع الانہر و درمختار وغیرہا میں ہے، من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر،

۳۔ اگر اس میں کوئی بات وہابیت کی نہ دیکھی نہ کوئی قوی وجہ شبہ کی ہے تو بلاوجہ شبہ نہ کیا جائے بدگمانی حرام ہے اور اگر اس میں وہابیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہوجائے گی وہابی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں، قال اللہ تعالٰی یحلفون باللہ ماقالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم، نہ ان کی قسموں کا اعتبار قال اللہ تعالٰی انھم لا ایمان لھم، اور اگر وجہ سے شبہ ہے تو صرف ان قسموں پر قناعت نہ کریں بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تو اسمٰعیل دہلوی و نذیر حسین دہلوی و رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی و اشرف علی تھانوی اور ان کی کتابوں تقویۃ الایمان ومعیار الحق و براہین قاطعہ و تحذیر الناس و حفظ الایمان و بہشتی زیور وغیرہا کو کیا جانتا ہے اگر صاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اور یہ کتابیں کفر و ضلالت سے بھری ہوئی ہیں تو ظاہر یہی ہے کہ وہابی نہیں ورنہ ضرور وہابی ہے جھوٹی ان کی قسم پر اعتبار نہ کرنا قرآن اور اللہ پر اعتبار نہ کرنا نہیں، قال اللہ تعالٰی اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکٰذبون ۝ اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انھم ساء ما کانوا یعملون ۝ واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ - کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان لوگوں کے بارے میں جو نہ تو علمائے کرام کے فتاوی پر عمل کریں اور نہ مانیں بلکہ علمائے کرام ورثۃ الانبیاء کو محض اس بغض پر کہ ان کے کاموں کو کیوں ناجائز بتلاتے ہیں برا کہیں،

الجواب یہ جو طلب کیا جاتا ہے وہ بھی فتوی ہی ہوگا، جو فتوی نہیں مانتے ان پر اس کا کیا اثر ہوگا، عالم دین سے بلاوجہ ظاہر بغض رکھنے پر خوف کفر ہے نہ کہ جب کہ وہ بغض ان کا فتوی شرعی ہو، منح الروض وغیرہ میں ہے، من ابغض عالما بغیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر، عالم دین کی توہین کھلے منافق کا کام ہے اور رفتہ میں ان پر حکم کفر، حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، ثلثۃ لایستخف بحقھم الامنافق بین النفاق ذوالعلم وذوالشیبۃ فی الاسلام وامام مقسط، مجمع الانہر میں ہے، الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدا بہ الاستخفاف کفر، مگر وہاں کیا جائے شکایت جہاں قرآن وحدیث کی عزت برستی پر نثار کی جاتی ہو، سبحٰن مقلب القلوب والابصار ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب، واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ مسئولہ میر فدا علی صاحب از شہر کہنہ، انسپکٹر چونگی ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید عالم فرقہ وہابیہ کے شاگرد کے پیچھے روزانہ نماز پڑھتا ہے اور عالم مذکور کے کہنے کو مانتا ہے خواہ وہ کہنا اس کا کسی طور پر بظاہر نیک کام کے واسطے ہو اور خوشی مشورہ کے لئے اس کے پاس جاتا ہے نیز عالم اہل سنت کے خدمت میں بھی حاضر ہوتا ہے خواہ یہ حاضری کسی نیک کام کے لئے ہو اور اپنے آپ کو سنی بھی کہتا ہے ایسی حالت میں بموجب شریعت وہ اہل سنت جماعت کہا جاسکتا ہے یا نہیں،

۲ امر عالم فرقہ وہابیہ کے شاگرد کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور اعتراض ہونے پر یہ جواب دیتا ہے کہ یہ علماء کے جھگڑے ہیں یہ ان کو برا کہیں وہ ان کو برا کہیں ہماری نماز سب کے پیچھے ہوجاوے گی، علما کی باتیں علما جانیں ایسی صورت میں امر سنی کہا جاسکتا ہے یا نہیں اور ایسا جواب دینا اس کا ٹھیک ہے یا نہیں،

۳ بکر اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور فرقہ وہابیہ اور غیر مقلدوں کے معاملہ میں کہتا ہے کہ یہ سب قرآن وحدیث کے ماننے والے ہیں، جھگڑے کی باتیں نہیں نکالنا چاہئے، سب حق پر ہیں ایسی کیفیت میں بکر سنی کہا جاسکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۱ اگر وہابی کا شاگرد وہابی ہے اور یہ اسے وہابی جانتا ہے پھر اسے قابل امامت مانتا ہے خلاصہ یہ کہ کسی وہابی کو وہابی جان کر کافر نہیں جانتا تو وہ سنی کیا مسلمان بھی نہیں ہوسکتا،

۲ ایسی صورت میں عمرو سنی کیا مسلمان بھی نہیں کہ اس کے نزدیک اسلام وکفر یکساں ہیں اور کفر کارد جھگڑا ہے،

۳ ایسی صورت میں بکر کافر ومرتد محض ہے، واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ از شہر عقب کوتوالی مسئولہ ولایت حسین وعبدالرحمٰن ۹ محرم الحرام ۳۹ھ

علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ میں ایمان سے کہتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو پہلے قادیانی تھا اور نہ اب ہوں، قادیانی پر لعنت کرتا ہوں، میں اہل سنت وجماعت ہوں اگر کوئی شخص مجھ پر بعد توبہ کرنے کے الزام دے تو وہ مواخذہ دار ہوگا یا نہیں یا اگر میرا میل کسی وقت ان لوگوں سے کوئی ثابت کرے تو میں سب لوگوں کا مواخذہ دار ہوں گا قادیانی کو کافر جانتا ہوں، العبد ولایت حسین۔ گواہان: عبدالرحمٰن بقلم خود، مسیح اللہ بقلم خود، قادر حسین بقلم خود، امانت حسین بقلم خود، مولوی محمد رضا خاں بقلم خود، صادق حسین بقلم خود، محمد محسن بقلم خود، لیاقت حسین بقلم خود، فقیر محمد حشمت علی خاں رضوی، فقیر ایوب علی رضوی بقلم خود، قناعت علی قادری رضوی بقلم خود۔

الجواب اللہ تعالٰی توبہ قبول فرماتا ہے اور بعد توبہ کے گناہ باقی نہیں رہتا، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں التائب من الذنب کمن لاذنب لہ، گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا گناہ کیا ہی نہیں، قادیانیوں کے ساتھ میل جول سے انھوں نے پہلے بھی ایک مجمع میں توبہ کی تھی اور آج پھر ایک مجمع کے ساتھ آئے جن کے دستخط اوپر ہیں اور دوبارہ توبہ کی توبہ کے بعد ان پر بلاوجہ کوئی الزام رکھے گا وہ سخت گنہگار ہوگا اور توبہ کے بعد اگر پھر یہ میل جول کریں گے تو ان پر گناہ عظیم کا بار ہوگا مگر بلاوجہ توبہ کے بعد الزام رکھنا سخت جرم ہے، واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ از نوشہرہ تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں مسئولہ عبدالغفور صاحب ۱۴ محرم الحرام ۳۹ھ

ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا، مرزا صاحب مجدد وقت ہے، عالی جاہا! اس قوم نے لوگوں کو بہت خراب کیا ہے، ثبوت کے لئے کوئی رسالہ وغیرہ ارسال فرمائیں تاکہ گمراہی سے بچیں۔

الجواب مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضرور ہے اور قادیانی کافر مرتد تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے، جو گاندھی مشرک کو رہبر دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں نہ گاندھی امام ہو سکتا ہے نہ قادیانی مجدد، السوء والعقاب و قہر الدیان و حسام الحرمین مطبع اہل سنت بریلی سے منگائیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از شہر محلہ شاہ آباد مسئولہ شیخ الطاف احمد صاحب رضوی ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میں نے مولانا صاحب مسجد جامی سے کہا کہ اگر رافضی تکبیر ہماری جماعت میں آکر کہے تو تکبیر شمار کی جائے گی یا نہیں کہا رافضی کی تکبیر شمار نہیں کی جائے گی، کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں میں نے کہا اگر وہابی تکبیر کہے تو وہ تکبیر شمار ہوگی یا نہیں، کہا تو کیا یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے ہیں، کیا حرج ہے، میں نے کہا یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے، جواب ملا کیا خوب، علاوہ اس کے امام مسجد مذکورہ کی نشست بھی رہتی ہے، لہذا ایسی صورت میں اگر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی تو اچھا کیا یا برا، نماز نہ پڑھنے والا توبہ کرے اور معافی چاہے یا امام، بینوا توجروا۔

الجواب صورت مذکورہ میں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والے نے بہت اچھا کیا اس پر کچھ الزام نہیں اس امام پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور سنی ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از شہر محلہ کانکر ٹولہ مسئولہ سید فرحت علی صاحب ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلہ میں کہ زید مسلمانوں کے ایک گروہ کا سردار بننا چاہتا ہے، لیکن علمائے وہابیہ کو اچھا کہتا اور کہتا ہے کہ وہ علمائے دین ہیں ان کے وعظ سنتا ہے ان سے فتوے لیتا ہے ان پر عمل کرتا ہے، نماز فجر کی اندھیرے سے پڑھتا ہے اکثر نماز میں سنتیں ترک کرتا ہے، میلاد شریف میں قیام کے بعد آتا ہے یا پہلے سے کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی آتا بھی نہیں اور کہتا ہے کہ میلاد شریف اتنی دیر نہ پڑھنی چاہئے کہ نماز صبح کی قضا ہو جائے کیونکہ میلاد سے نماز مقدم ہے زید سے مسلمان کو بدگمانی ہوئی تو زید نے کہا کہ میں اللہ کو جانوں اس کے رسول کو پہچانوں صحابہ کو سمجھوں آل پر فدا ہوں تو مسلمانوں نے کہا کہ اچھا تم گیارہویں شریف کرو یا میلاد شریف کرو کہا میرے پاس پیسہ نہیں تم کرو میں بھی سر پر رکھ کر کھالوں گا، ایسی صورت میں مسلمان زید کو اپنا سردار مانیں اور اس کی باتوں پر عمل کریں اور اس سے میل جول رکھیں یا نہیں اور جو مسلمان سردار مانیں یا اس سے ملیں اس کی باتوں پر عمل کریں ان پر کیا حکم ہے اور زید ہماری اہل سنت کے گروہ میں کسی حکم سے داخل ہو سکتا ہے پھر اس حکم پر بھی اس کو سردار مانا جائے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب جو شخص دیوبندیوں کو مسلمان ہی جانتے یا ان کے کفر میں شک کرے بفتوائے علمائے حرمین شریفین ایسا شخص

بنا صحابہ کرام کو عموماً اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خصوصاً مخترع بدعت سیئہ ٹھہرایا، انتقاد الرجیم ۵ے وہابیہ وغیر مقلدین کی ضلالت و بدعت جب پورے طور ظاہر ہوچکی اور ہر دیار و امصار سے ان کے رد میں کتابیں لکھی گئیں تو ذریات امام ثانی ایک اور مکر کھیلے اپنا حنفی و مقلد ہونا ظاہر کیا عقیدہ تقویۃ الایمان پر قائم رکھا اور ہر طرح سے ان کفریات کی حمایت کرتے رہے اور عملیات میں حنفی ہونا ظاہر کیا ٹھیک اسی طرح جس طرح ان کا امام اول حنبلی المذہب بنتا تھا، بظاہر غیر مقلدین کے رد میں کتابیں بھی لکھیں مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ ان مسائل میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے وقت سے اختلاف چلا آتا ہے، لہذا غیر مقلدوں و وہابیوں پر طعن و تشنیع ناجائز، (سبیل الرشاد وغیرہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانا (براہین قاطعہ) علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر صبی و مجنون سے تمثیل دی (رسالہ حفظ الایمان و علم غیب وغیرہ) اور کہہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا حال معلوم نہیں، معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہیں، ان کے رد میں بھی بکثرت کتابیں شائع ہوئیں خصوصاً قامع بدعت حامی سنت صاحب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مد اللہ تعالٰی ظلہم العالی نے ان کی وہ سرکوبی کی کہ باید و شاید ۷ے بھوپالی کے دم چھلوں میں سے ایک ہندو بچہ پیدا ہوا آپ اگرچہ ناخواندہ تھا مگر بعض خواندہ وہابیہ سے چند ایک کتابیں مثل ظفر المبین طعن امام ہمام (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اور قیاسات امام پر لکھیں چاروں اماموں کے مقلدین اور چاروں طریقوں کے متبعین کو معاذ اللہ مشرک و کافر بنایا۔ ظفر المبین صفحہ ۱۸۹ و ۲۳۰ و ۲۳۲ وغیرہ انجام کار مرض ابلاؤس میں ایسا گرفتار ہوا کہ متواتر پانچ سات دن اس کے منہ سے پاخانہ نکلتا رہا مرتے وقت وصیت کی کہ مجھے مشرکوں (حنفیوں) کے قبرستان میں نہ دفن کیا جائے بالآخر کتے کی موت مرا اور لاہور کے دروازہ بدررو کے کنارہ دفن ہوا، بدرو کا گندہ پانی اس کی قبر میں سرایت کرتا رہا حتی کہ اس کی قبر بھی نیست و نابود ہوکر بدرو میں مل گئی، فاعتبروا یا اولی الابصار، ۸ے اس بھوپالی کے دم چھلوں میں سے ایک اور شخص نکلا چلنے پھرنے سے معذور اور لکھنے پڑھنے سے عاری اس نے اہل قرآن ہونے کا دعوٰی کیا، کل کتب فقہ، تفسیر و حدیث سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سب مخالف قرآن ہیں اور (معاذ اللہ) بناوٹ کی بنائی ہوئی ہیں، اطیعوا الرسول میں رسول سے مراد قرآن مجید ہے اور ما اٰتکم الرسول میں بھی رسول سے مراد قرآن مجید ہے، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مراد لئے جائیں تو یہ حکم مال غنیمت میں تھا نہ عام حکم، نماز میں بھی نئی اختراع کی، المسمّٰی بہ صلاۃ القرآن بآیات الفرقان، اور ایک تفسیر چند ایک سپارہ کی کسی سے لکھوائی جس کا نام، تفسیر القرآن بآیات الرحمٰن رکھا اور کہتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محض ایلچی تھے ایلچی کو نام و پیام کی تشریح و مطلب آرائی میں کوئی حق نہیں (معاذ اللہ منہا) آخر ذلیل و رسوا ہوکر لاہور سے نکالا گیا، چند ایک ملاحدہ نیاچرہ اور اجہل ترین وہابیہ سے اس کے پیرو بن گئے، ملتان میں جاکر اپنی بدمذہبی کی اشاعت میں مصروف ہوا انجام کار بدکاری کرتا ہوا پکڑا گیا خوب زد و کوب ہوئی اور اسی صدمہ سے ہلاک ہوا اور سجین میں پہنچا، ۹ے بھوپالی کے متبعین سے ایک شخص ملا قصوری اور ایک حافظ شاعر پنجابی پیدا ہوئے اول الذکر نے ابن تیمیہ مجسمہ کے رسالہ علی العرش استوٰی کی اشاعت کی صوفیائے کرام کے رد میں بڑے اہتمام سے کتاب "حقیقۃ البیعۃ والالہام" لکھی اور یوں کفری بول بولے، بیعت مروجہ یعنی پیری و مریدی سے دین اسلام میں اس قدر فتور اور فسادات پڑے ہیں کہ جن کا شمار امکان سے باہر ہے، شرک فی الالوہیت و شرک

فی الربوبیۃ و شرک فی الدعا رجس قدر اقسام شرک کے ہیں، سب اس سے پیدا ہوئے، صفحہ ۲۹ سب افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محمود نہیں اور آپ کے لئے عصمت مطلقہ ثابت نہیں صفحہ ۴۴ و ۴۵ آخر الذکر نے تقویۃ الایمان کو پنجابی میں نظم کیا اور اس کا نام حصن الایمان و زینت الاسلام رکھا اور بھوپال کے رسالہ "طریقۂ محمدیہ" کو پنجابی نظم کا جامہ پہنایا اور اس کا نام انواع محمدی رکھا پنجاب میں ہر کس و ناکس جولاہا، موچی دھنا وغیرہ جسے دو حرف پنجابی کے آتے تھے یہ کتابیں پڑھ کر اہل سنت و جماعت کو مخالف قرآن و حدیث بدعتی و مشرک کہنے لگے اور تلبیس کی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرما گئے ہیں، اذا صح الحدیث فھو مذھبی واترکوا قولی بخبر المصطفی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پس دراصل ہم اہل حدیث ہی سچے اور پکے حنفی ہیں نہ کہ فقہا و مقلدین اس خلف ناہنجار بدتر از مارنے اپنے پدر بزرگوار کی کتاب فقہ کا رد کیا اور کہا کہ اس وقت علم کم تھا اب دریا علم کا اچھلا اور ہر طرف سے کتب احادیث کی اشاعت ہوئی الغرض بخوف طوالت و ملالت اس قدر پر کفایت نہ ان قبائح و فضائح کا استیعاب ممکن اور نہ ہی ان کے فرقوں کا حصر معلوم آخر وہ بھی تو انھیں میں سے ہوں گے جو دجال کے ساتھ جا ملیں گے، اب آپ کی جناب سے استفتا یہ ہے کہ آیا یہ فرق وہابیہ مثل دیگر فرق ضال روافض و خوارج وغیرہ کے ہیں یا نہیں اور نصوص سے اولٰئک ھم شر البریۃ، اولٰئک کالانعام بل ھم اضل ومثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث اور احادیث مثل اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ واھل البدع کلاب اھل النار کے مصداق ہیں یا نہیں ان کے پیچھے اقتدا ان کی کتب کا مطالعہ اور ان سے میل جول کا کیا حکم ہے جو ان سے محبت رکھے اور ان کو عالم اور پیروان سنت سے سمجھے اس کے واسطے کیا ارشاد ہے تکذیب نصوص ایذائے جمیع امت تکفیر و تفسیق اہل سنت و جماعت دعوائے ہمہ دانی و انانیت مادۂ خروج و بغاوت، تحقیر و توہین شان نبوت ان سب فرق میں کم و بیش موجود، بینوا توجروا

الجواب

رب انی اعوذبک من ھمزت الشیطن واعوذبک رب ان یحضرون، یہ سوال کیا محتاج جواب ہے، خود ہی اپنا جواب باصواب ہے، سائل فاضل سلمہ نے جو اقوال ملعونہ ان خبثا سے نقل کئے ہیں ان سب کا ضلال مبین اور اکثر کا کفر و ارتداد مبین ہونا خود ضروری فی الدین و بدیہی عند المسلمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ○ الا لعنۃ اللہ علی الظلمین ○ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم لعنھم اللہ بکفرھم فقلیلا ما یؤمنون والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ○ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ○ ان آیات کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ جو عام مسلمانوں پر ظلم کریں ان کے لئے بری بازگشت ہے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے نہ کہ وہ جو اولیا پر ظلم کریں نہ کہ انبیاء پر نہ کہ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل و علو شان اقدس پر ان پر کیسی اشد لعنت الٰہی ہوگی اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کا اخبث طبقہ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ یہ کیسے کفریات ملعونہ تم نے بکے تو ٹھٹھے گڑھیں گے بے سروپا جھوٹی تاویلیں کریں گے اور کچھ نہ بنی تو یوں کہیں گے کہ ہماری مراد توہین نہ تھی، ہم نے تو یوں ہی ہنسی کھیل میں کہہ دیا تھا واحد قہار جل وعلا فرماتا ہے اے محبوب ان سے فرما دو کیا

اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد جب کوئی حیلہ نہ چلے گا تو کذاب خبیثوں کا پچھلا داؤ چلیں گے کہ خدا کی قسم ہم نے تو یہ باتیں نہ کہیں نہ ہماری کتابوں میں ہیں ہم پر افتراء ہے ناواقف کے سامنے یہی جل کھیلتے ہیں واحد قہار جل وعلا فرماتا ہے، بیشک ضرور وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہوگئے یعنی ان کی قسموں کا اعتبار نہ کرو وانھم لا ایمان لھم ان پیشوایان کفر کی قسمیں کچھ نہیں، اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ فلھم عذاب مھین، وہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں لاجرم ان کے لئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ہے ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی تو بہت کم ایمان لاتے ہیں وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بیشک جو اللہ ورسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا وآخرت میں ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے طیار کر رکھا ذلت دینے والا عذاب، طوائف مذکورین وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیر مقلدین ودیوبندیہ وچکڑالویہ خذلہم اللہ تعالٰی اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعًا یقینًا کفار مرتدین ہیں ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر لازم تھے، جیسے نمبر ۲ والا دہلوی مگر اب اتباع واذناب میں اصلًا کوئی ایسا نہیں جو قطعًا یقینًا اجماعًا کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور احادیث کہ سوال میں ذکر کیں بلاشبہ ان کے اگلے پچھلے تابع متبوع سب ان کے مصداق ہیں، یقینًا وہ سب بدعتی اور استحقاق ناری جہنمی اور جہنم کے کتے ہیں مگر انھیں خوارج وروافض کے مثل کہنا روافض وخوارج پر ظلم اور ان وہابیہ کی کسر شان خباثت ہے، رافضیوں خارجیوں کی قصدی گستاخیاں صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالٰی عنہم پر مقصور ہیں اور ان کی گستاخیوں کی اصل مطمح نظر حضرات انبیاء کرام اور خود حضور پرنور شافع یوم النشور ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم، ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا، ان تمام مقاصد اور ان سے بہت زائد کی تفصیل فقیر کے رسائل سل السیوف وکوکبہ شہابیہ وسبحان السبوح وفتاوی الحرمین وحسام الحرمین وتمہید ایمان وانباء المصطفٰی وخالص الاعتقاد وقصیدۃ الاستمداد اور اس کی شرح کشف ضلال دیوبندیہ وغیرہا کثیرہ غیرہ حافلہ کاملہ شافیہ وافیہ قالعہ قامعہ میں ہے وللہ الحمد ان کے پیچھے اقتدا باطل محض ہے کما حققناہ فی النہی الاکید، ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد، ان سے میل جول قطعی حرام ان سے سلام وکلام حرام انھیں پاس بٹھانا حرام ان کے پاس بیٹھنا حرام بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انھیں غسل وکفن دینا حرام ان کا جنازہ اٹھانا حرام ان پر نماز پڑھنا حرام انھیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام ان کی قبر پر جانا حرام انھیں ایصال ثواب کرنا حرام مثل نماز جنازہ کفر، قال اللہ تعالٰی واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ○ اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آئے پر ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار، اور نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمھیں دوزخ کی آگ چھوئے گی، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم، ان سے دور بھاگو اور انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈالدیں، دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم

واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مرجائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ رب عزوجل فرماتا ہے ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ ان میں کبھی کسی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان سے محبت رکھے وہ انھیں کی طرح کافر ہے، قال اللہ تعالٰی ومن یتولھم منکم فانہ منھم تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انھیں میں سے ہے اور اس کا حشر انھیں کافروں کے ساتھ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، من احب قوما حشرہ اللہ معھم جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالٰی اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا، اور فرماتے ہیں من ھوی الکفرۃ فھو معھم، جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انھیں کے ساتھ ہوگا اور جو ان کو عالم دین یا پیرو سنت سمجھے قطعًا کافر و مرتد ہے، شفائے امام قاضی عیاض و ذخیرۃ العقبٰی و بحرالرائق و مجمع الانہر و فتاوٰی بزازیہ و درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے، من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جب ان کو مسلمان سمجھنا در کنار ان کے کفر میں شک کرنا موجب کفر ہے تو معاذ اللہ انھیں عالم دین یا پیرو سنت سمجھنا کس درجہ اخبث کفر ہوگا وذلک جزاء الظالمین۔ اللہ عزوجل سب خبثا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے ارے کس کے دوست دشمن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دوست و دشمن افسوس، افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دشمنوں ان کے بدگویوں انھیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے، کیا قیامت نہ آئے گی کیا حشر نہ ہوگا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں کیا ان کے آگے شفاعت کے لئے ہاتھ پھیلانا نہیں، مسلمانو! اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حیا کرو، اللہ عزوجل توفیق دے آمین،

واللہ تعالٰی اعلم،

مسئلہ ۳۹ از شہر محلہ رو ہیلی ٹولہ مسئولہ حاجی محمد خلیل الدین احمد صاحب یکم صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نمبر۱ مشرکین سے اتحاد و وداد حلال ہے یا نہیں، نمبر۲ مشرک اپنی حاجت دینیہ میں اپنا لیڈر یعنی ہادی و امام و رہبر بنانا کیسا ہے نمبر۳ مشرک کی نسبت یہ کہنا کہ وہ ہمارے شہر کی خاک کو پاک کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں کیا حکم رکھتا ہے، نمبر۴ مشرک کے لئے بڑا مرتبہ اور عزت ماننا مطابق اسلام ہے یا نہیں نمبر۵ اور اس کے استقبال کو شاندار بنانے کے لئے مسلمانوں کا جانا اور مشرک کی تعظیم، نمبر۶ اور اس کی جے بولنا، نمبر۷ اور اس کو مہاتما کہنا کیسا ہے، بینوا توجروا۔

الجواب نمبر۱ مشرکین سے اتحاد درکنار وداد حرام قطعی ہے، قال اللہ تعالٰی لا تجد قوما یؤمنون باللہ و الیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ، تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جنھیں اللہ اور قیامت پر ایمان ہے کہ اللہ و رسول